## 47705 ـ خاوند کی لاعلمی میں گھریلو اخراجات میں سے کچھ رقم صدقہ کرنا

**سوال**

خاوند مجھے میرے اور بچیوں کے خرچہ کے لیے ہر ماہ کچھ رقم مہیا کرتا ہے، لیکن میں خاوند کو بتائے بغیر اس میں سے کچھ مبلغ صدقہ کر دیتی ہوں، کیا یہ عمل جائز ہے یا کہ مجھے خاوند سے دریافت کرنا چاہیے، کہ آیا وہ صدقہ کرنے میں میری موافقت کرتا ہے یا نہیں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

اگر خاوند اپنے مال میں سے بیوی کو صدقہ کرنے کی اجازت دیتا ہے تو عورت کے لیے خاوند کے مال سے صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، یہ اجازت زبانی بھی ہو سکتی ہے مثلا بیوی کو کہے: تم میرے مال سے اتنا صدقہ کرو، یا جتنا چاہو صدقہ کر سکتی ہو.

اور بعض اوقات رواج اور عادت کے مطابق بھی اجازت ہو سکتی ہے، یعنی لوگوں میں عادت ہو کہ وہ اس طرح کے کام پر راضی ہوتے ہیں، یا پھر بیوی کو علم ہو کہ وہ اس سے راضی ہو گا اور اسے ایسا کرنے سے منع نہیں کریگا.

اس حال میں بیوی کے لیے اپنے خاوند کے مال سے صدقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں؛ اور بیوی کو بھی صدقہ کرنے کا اجروثواب حاصل ہوگا، اور خاوند کو بھی.

لیکن اگر خاوند اسے منع کر دے، یا پھر بیوی کو علم ہو کہ وہ اس پر راضی نہیں ہوگا تو اس صورت میں بیوی کے لیے خاوند کے مال سے کچھ بھی صدقہ کرنا جائز نہیں.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیا بیوی کے لیے خاوند کی اجازت کے بغیر خاوند کے مال سے تھوڑی سی رقم بھی صدقہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

اس میں دو روایتیں ہیں؛ پہلی روایت یہ ہے کہ: ایسا کرنا جائز ہے؛ کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت جو بھی اپنے خاوند کے گھر سے ( اللہ کی راہ میں ) خرچ کرتی ہے اور وہ اس میں خرابی نہ کرنے والی ہو تو اسے اس میں اجروثواب حاصل ہوتا ہے، خاوند کو کمانے اور بیوی کو خرچ کرنے کا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی

اجروثواب ملےگا اور ان میں سے کسی ایك کے اجروثواب میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی "

یہاں اجازت کا ذکر نہیں ہے.

اور اسماء رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اپنا کچھ نہیں صرف وہی کچھ ہے جو زبیر رضی اللہ تعالی عنہ مجھے دیتے ہیں، تو کیا جو وہ مجھے دیتے ہیں اس میں سے کچھ عطیہ دے سکتی ہوں ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں جتنی استطاعت ہے عطیہ دے دیا کرو "

الرضخ عطاء کو کہا جاتا ہے، اور بخاری شریف کی روایت میں " تصدقی " کے الفاظ ہیں کہ تم صدقہ کیا کرو "

یہ روایت متفق علیہ ہے.

اور اس لیے بھی کہ عام طور پر عادتا اس کی اجازت ہوتی ہے، اور اس سے دل خوش ہوتا ہے، اس لیے یہ صریح اجازت کے قائم مقام ٹھرا.

اور دوسری روایت ہے کہ: بغیر اجازت ایسا کرنا جائز نہیں؛ لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہے.....

اور اگر خاوند بیوی کو صدقہ کرنے سے منع کرتے ہوئے کہتا ہے: تم میرے مال میں سے کچھ اور تھوڑا یا زیادہ سا بھی صدقہ مت کرو تو عورت کے صدقہ کرنا جائز نہیں ہوگا " اھ کچھ کمی و بیشی اور اختصار کے ساتھ.

دیکھیں: المغنی ( 4 / 301 ).

خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ کرنے کے عدم جواز پر درج ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

" عورت اپنے گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر کچھ بھی خرچ مت کرے، عرض کیا گیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلہ اور کھانا بھی نہیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو ہمارے سب سے افضل مال میں سے ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 3565 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

" الا باذن زوجها " يعنى خاوند كى صريح يا پهر دلالت حال كى اجازت كے بغير صدقہ مت كرے " عون المعبود.

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل مسئلہ دريافت كيا گيا:

ايك عورت خاوند كى اجازت كے بغير خاوند كا مال صدقہ كرتى ہے كيا ايسا كرنا جائز ہے ؟

كميٹى كے علماء كا جواب تھا:

" اصل تو يہى ہے كہ عورت خاوند كا مال اس كى اجازت كے بغير صدقہ مت كرے، ليكن تھوڑا سا جس كى عام طور پر عادت ہو مثلا پڑوسيوں كى صلہ رحمى اور سوال كرنے بھكاريوں كے ليے تھوڑى سى چيز جس سے خاوند كو ضرر و نقصان نہ ہو، اور اس كا اجروثواب دونوں كو حاصل ہوگا؛ كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" عورت جو بھى اپنے خاوند كے گھر سے ( اللہ كى راہ ميں ) خرچ كرتى ہے اور وہ اس ميں خرابى نہ كرنے والى ہو تو اسے اس ميں اجروثواب حاصل ہوتا ہے، خاوند كو كمانے اور بيوى كو خرچ كرنے كا اور خزانچى كو بھى اتنا ہى اجروثواب ملےگا اور ان ميں سے كسى ايك كے اجروثواب ميں كوئى كمى نہيں كى جائيگى " اھـ

ديكھيں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الافتاء ( 10 / 81 ).

شيخ محمد صالح ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

كيا عورت كے ليے خاوند كى اجازت كے بغير خود بخود صدقہ كرنا جائز يا كسى فوت شدہ كے ليے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" يہ سب كو معلوم ہے كہ خاوند كا مال خاوند كى ملكيت ہے، اور كسى شخص كے ليے كسى دوسرے كا مال اس كى اجازت كے بغير صدقہ كرنا جائز نہيں.

اس ليے اگر خاوند اپنى بيوى كو اپنے ليے يا پھر اپنے كسى فوت شدہ شخص كے ليے صدقہ كرنے كى اجازت دے تو اس ميں كوئى حرج نہيں، ليكن اگر وہ اجازت نہيں ديتا تو پھر خاوند كے مال سے كچھ بھى صدقہ كرناحلال نہيں ہے؛ كيونكہ وہ مال تو خاوند كى مليكت ہے، اور كسى بھى مسلمان شخص كا مال اس كى مرضى كے بغير لينا حلال نہيں " اھـ

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين ( 18 / 472 ).

والله اعلم .